سوال

(53)سارق۔ قرضدار۔ ڈاکو۔ رہزن وغیرہ کا جنازہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سارق۔ قرضدار۔ ڈاکو۔ رہزن وغیرہ کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عالمگیری میں ہے۔

((ویصلی علی کل مسلم مات بعد الولادۃ صغیرا کان او کبیر اذکرا کان او انثی حرا کان او عبدا الا البغاۃ وقطاع الطریق ومن بمثل حالھم))

''ہر مسلمان پر نماز جنازہ پڑھی جائے جو زندہ پیدا ہونے کے بعد مرا ہو چھوٹا ہو یا بڑا۔ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، سوائے باغیوں اور ڈاکوؤں اور ان جیسے لوگوں کے۔''

اس سے ثابت ہوا کہ ڈاکو و رہزن و سارق وغیرہ پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ باقی رہا مقروض سو اس کے واسطے جناب رسول اللہ ﷺ نے خود نماز نہیں پڑھی بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ پڑھ لو۔ بلوغ المرام میں ہے۔

((عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ کان یوتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیسئل۔ ھل ترک لدینہ من قضاء فان کان یوتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیسئل۔ ھل ترک لدینہ من قضاء فان حدث انہ ترک وفاء ﷺ والاقال صلوا علی صا حبکم متفق علیہ))

واللہ اعلم بالصواب۔ (سید محمد نذیر حسین)

''رسول اللہ ﷺ کے پاس بعض ایسے جنازے لائے جاتے جن پر قرض ہوتا آپ پوچھتے کیا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے یا نہیں؟ اگر مال اتنا ہوتا جس سے قرض ادا ہو جائے تو اس پر نماز پڑھتے ورنہ فرماتے جاؤ۔ اپنے دوست کا جنازہ پڑھو۔''

ھوالموفق:

بغاۃ اور قطاع الطریق وامثالہم پر جنازہ کی نماز پڑھنے میں امت کا اختلاف ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے، اور بعض کہتے ہیں کہ پڑھنی چاہیے، مگر ظاہر یہ ہے کہ ہر مسلمان کلمہ گو پر جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے، ہاں بغاۃ و قطاع الطریق و غیر ہم فساق و فجار پر جنازہ کی نماز اہل علم و مقتدیٰ لوگ نہ پڑھیں، بلکہ اور لوگ پڑھ دیں، اس بات کے ثبوت میں احادیث و عبارات مندرجہ ذیل پڑھو۔ مشکوۃ شریف میں ہے۔

((عن یزید بن خالد ان رجلا من اصحاب رسول اللہ ﷺ توفی یوم خیبر فذکروا الرسول اللہ ﷺ فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوہ الناس لذلک فقال ان صاحبکم غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا خرزا من خرز یہود لا یساوی درھیمین راوہ مالک و ابوداوٗد والنسائی))

''صحابہ میں سے ایک آدمی خیبر کے دن شہید ہوگیا نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا جا کر اس کا جنازہ پڑھو لوگ اس سے بڑے غمگین ہوئے آپ نے فرمایا اس نے خیانت کی ہے ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو اس میں یہودیوں کی کچھ کوڑیاں نکلیں جو دو درہم کی قیمت کی بھی نہیں تھیں۔''

اور صحیح مسلم میں ہے۔

((عن جابر بن سمرۃ قال اتی النبی ﷺ برجل قتل نفسہ بمشاقص فلم علیہ وفی روایۃ النسائی اما انا فلا اصلی علیہ))

''نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا اس نے خودکشی کی تھی تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اور فرمایا میں اس کا جنازہ نہ پڑھوں گا۔''

اور بلوغ المرام میں ہے۔

((وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ وصلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ رواہ الدار قطنی باسناد ضعیف))

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لا الہ پڑھا اس کا جنازہ بھی پڑھو اور اس کے پیچھے نماز بھی پڑھ لو۔''

اس حدیث کے تحت میں علامہ محمد بن اسمٰعیل سبل السلام صفحہ ۱۵۳ جلد ا میں لکھتے ہیں۔

((وھو دلیل علی انہ یصلی علی من قال کلمۃ الشہادۃ وان لم یأت بالواجبات وذھب الی ھذا زید بن علی واحمد بن عیسی وذھب الیہ ابو حنیفہ الا انہ استثنی قاطع الطریق والباغی وللشافعی اقوال فی قاطع الطریق اذا صلب والاصل ان میں قال کلمۃ الشہادۃ فلہ ما للمسلمین ومنہ صلوۃ الجنازۃ علیہ ویدل لہ حدیث الذی قتل نفسہ بمشاقص فقال ﷺ اما انا فلا اصلی علیہ ولم ینھھم عن الصلوۃ علیہ ولان عموم شرعیۃ صلوۃ الجنازہ لایخص منہ احد من اھل کلمۃ الشہادۃ الا بدلیل انتہی))

''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو لا الہ الا اللہ کہے اس کا جنازہ پڑھا جائے اگرچہ واجبات کا تارک ہو۔ زید بن علی۔ احمد بن عیسیٰ کا یہی مذہب ہے۔ امام ابو حنیفہ ڈاکو اور باغی کے جنازہ کے قائل نہیں ہیں ڈاکو کے متعلق امام شافعی کے اقوال مختلف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جو بھی لا الہ الا اللہ کہے اس کو مسلمانوں کے تمام حقوق مل جاتے ہیں۔ اور اس میں سے جنازہ کی نماز بھی ہے۔ اور جس نے خودکشی کی تھی اس کا جنازہ آپ نے تو نہ پڑھا لیکن صحابہ کو منع نہ فرمایا۔ اور پھر کلمہ پڑھنے والے کا جنازہ پڑھنا ہی ہے جب تک کسی دلیل سے اس کا ناجائز ہونا ثابت نہ ہوجائے۔''

اور نیل الاوطار صفحہ ۲۶۱ جلد ۲ میں ہے۔

((قولہ فقال صلوا علی صاحبکم فیہ جواز الصلوۃ علی العصاۃ واما ترک النبی ﷺ الصلوۃ علیہ فاحد للزجر عن الغلول کما امتنع من الصلوۃ علی المدیون وامرھم بالصلوۃ علیہ قولہ فلم یصلی علیہ فیہ دلیل لمن قال انہ لا یصلی علی الفاسق وھم العترۃ وعمر بن عبد العزیز والاوزاعی فقالوا لا یصلی علی الفاسق تصریحا او تاویلاء و فقھم ابو حنیفہ واصحابہ فی الباغی والمحارب ووا فقھم الشافعی فی قول لہ فی قاطع الطریق وذھب مالک والشافعی وابو حنیفہ وجمہورا نعلماء الی انہ یصلی علی الفاسق واجا بوا عن حدیث جابر بان النبی ﷺ انما لم یصل علیہ بنفسہ زجرا للناس وصلت علیہ الصحابۃ ویؤید

ذلک ما عندالنسائی بلفظ اما انا فلا اصلی علیہ وایضاً مجرد الترک لوفرض انہ لم یصل علیہ ھوولا غیرہ لایدل علی الحرمۃ المدعاۃ ویدل علی الصلوۃ علی الفاسق حدیث صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ انتہی وقال صاحب لامنتقی قال الامام احمد ما یعلم ان النبی ﷺ ترک الصلوۃ علی احد الا علی الغال وقاتل نفسہ انتہی))

’’اس سے گناہ گاروں پر نماز جنازہ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، اور آنحضرت کا خیانت کرنے والے اور مقروض کا جنازہ نہ پڑھنا توبیخاً و تنبیہاً ہے کیونکہ اگر ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہ ہوتا تو آپ صحابہ کو بھی منع کر دیتے اہل بیت اور عمر بن عبد العزیز اور امام اوزاعی فاسق کا جنازہ پڑھنے کے قائل نہیں ہیں امام شافعی ڈاکو کے جنازہ کے منکر ہیں، اور امام مالک و ابو حنیفہ اوران کے ساتھی اور جمہور علماء فاسق کے جنازہ کے قائل ہیں۔ ہاں امام ابو حنیفہ ڈاکو اور باغی کے جنازہ کے منکر ہیں اگر بالفرض آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام بھی مقروض اور خائن کا جنازہ نہ پڑھتے تو بھی اس سے فاسق کے جنازہ کی حرمت ثابت نہ ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو آدمی لا الہ الا اللہ کہے اس کا جنازہ پڑھو۔ امام احمد کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں کہ انہوں نے خائن اور خودکشی کرنے والے کو سوا کسی اور کا جنازہ پڑھا ہو۔‘‘

واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد05ص93-96

محدث فتویٰ